مرزا طاہر ----- فیل ای او ئے

جریدہ "ایشیا ویک" نے انکشاف کیا ہے کہ قادیانی فرقہ کے سربراہ مرزا طاہر، لندن یونیورسٹی کے سکول آف اورینٹل اینڈ افریقین سٹڈیز کے امتحان میں فیل ہوگئے ہیں۔ یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ مرزا طاہر کو اس امتحان میں شریک ہونے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ کیونکہ وہ ایک فرقہ کے مذہبی رہنما ہیں اور ان کے کئی پیروکار اس سے زیادہ سخت امتحان پاس کرچکے ہیں۔ ہمارا تو خیال تھا کہ "خلافت" کے بعد کسی اور سند کی ضرورت نہیں رہتی لیکن مرزا طاہر نے امتحان میں شریک ہوکر اغیار کو یہ کہنے کا موقع فراہم کر دیا ہے کہ ان کی خلافت کی سند جعلی ہے۔ اس لئے وہ کوئی اصلی سند حاصل کرنا چاہتے تھے۔ لیکن لندن یونیورسٹی والے بڑے کٹھور نکلے۔ انہوں نے مرزا صاحب کے مرتبہ و مقام کی ذرا پرواہ نہ کی اور ان کے پرچے بھی اسی طرح جانچنے شروع کر دیئے جس طرح دوسرے طلبہ کے پرچے جانچتے ہیں۔ اس لئے مرزا صاحب امتحان میں کامیاب نہ ہوسکے....!

("سر راہے" - روزنامہ نوائے وقت ملتان - ۲۷ مئی ۱۹۹۰ء)

مرزاجی کی ٹیچی ٹیچی

میں ابھی بچہ ہی تھا کہ مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم وزیر آباد تشریف لائے۔ رات غلہ منڈی میں انہوں نے تقریر کی۔ میں بھی اپنے دوستوں کے ہمراہ تقریر سننے چلا گیا اور تو کچھ میری سمجھ میں نہ آیا البتہ ایک صاحب نے ایک پنجابی نظم پڑھی جس کا ایک شعر مجھے اب بھی یاد ہے

ٹیچی ٹیچی رب جانے کتھوں دی چڑیل اے
راتوں رات ہوندا جدھا مرزے نال میل اے

(خدا جانے ٹیچی ٹیچی کہاں کی چڑیل ہے جو رات کے وقت مرزا سے ملاقات کرتی ہے)

میں اور میرے دوست اس پر ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہوگئے اور میں یہ شعر گاتا ہوا گھر کو آگیا... ٹیچی ٹیچی رب جانے کتھوں دی چڑیل اے... مرزائیت کے متعلق یہ میرا پہلا تاثر تھا

قاضی محمد حفیظ اللہ - پی سی ایس (ریٹائرڈ)

بقیہ از صفحہ ٦۴

ہے اور ان کے پرانے حامی دشمن نہیں تو کم از کم مخالفوں کے زمرے میں شمار کئے جاتے ہیں۔

عورت کی سربراہی پر آیت اللہ خمینی کی بیٹی نے پاکستان میں آکر جو ارشادات فرمائے ہیں۔ انہیں بھی انقلاب ایران کے منفی پہلو ہی میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ ایران کے اندر تو خمینی کی بیٹی کو ان کا جانشین بنانے کا کسی کو خیال بھی نہیں آیا مگر پاکستان میں سنی اکثریت کے باوجود ایک شیعہ لڑکی کا حکمران بن جانا ایران کے لیے خوش آئند ہے۔

★★

بشکریہ ہفت روزہ زندگی لاہور ۵ ار مارچ ۱۹۹۰ء